

جناب ڈاکٹر محمد ریاض (ایم۔ اے تہران)
اسلام آباد

قلم و خلافت عباسیہ

کے

معاشی حالت

ایڈیٹ مطالعہ

خلافت عباسیہ کا آغاز ۱۳۲ ہجری میں ہوا۔ ابتدائی دور میں امن و امان کی صورت کو بہتر بنانے پر توجہ مبذول رہی اور اس کے بعد زراعت، تجارت اور تعلیم کے امور کو زیرِ بحث لایا گیا۔ ذریعہ پیداوار کی ترقی سے مبادلاتی تجارت تیز ہوئی اور ملک خوشحال ہونے لگا۔ پھر تعلیمی و فنگری کاموں کو خاطر خواہ اہمیت دی جانے لگی، شروع شروع میں اندلس کے بعض وہ حصے جو ہزامیہ کے زمانے میں خلافت اسلامیہ کی قلمرو کا جزو تھے، خلافت عباسیہ سے متجزی ہو گئے تھے، مگر بعد کی بعض اضطراری جنگوں کے نتیجے میں مسلمانوں کو جرفوت و مات نصیب ہوئیں، اس سے خلافت عباسیہ کی قلمرو کو کہیں زیادہ وسعت مل گئی۔

زراعتی پیداوار کی غیر معمولی اہمیت کا آج بھی انکار نہیں کیا جاسکتا اور خلافت عباسیہ کے دور میں تو یہی پیداوار معاشی حالت کو بہتر بنانے کا بڑا ذریعہ تھی۔ پیداوار کی ترقی کی خاطر سرزمین عراق میں مصنوعی آبپاشی کے طریقوں کو بہتر بنانے پر بڑی توجہ دی گئی تھی۔ عراق کے جنوبی حصے میں گندم اور چاول نیز کھجور کے درختوں سے بڑا حاصل ملتا تھا۔ ایران میں کپاس اور نیشکر کی پیداوار پر خصوصی توجہ دی جاتی رہی۔ بین النہرین کے علاقے میں دریاؤں سے نہریں نکال کر اور بعض صورتوں میں پانی کا ذخیرہ کر کے چاول کی کاشت کی باقی تھی۔ مصر میں دریائے نیل کا ساحلی علاقہ پہلے سے ہی زرخیزی اور پیداواری صلاحیت کی خاطر مشہور تھا۔ یہاں سے ریشم کے حاصل میں اضافہ کیا گیا۔ شام کے زرخیز علاقے کو بھی آبپاشی کے ذریعہ بہتر پیداوار کا حامل بنایا گیا تھا۔

عرب ممالک میں آبپاشی کا نظام ابتدائی صورت میں اسلام سے قبل بھی موجود تھا۔ ہمارا اشارہ پانی کی ذخیرہ اندوزی، نہر سازی اور زیر زمین نالیوں کے بنانے کی طرف ہے، مگر جنگوں اور حادثات

نے اسے ایک مستقل صوبہ میں باقی نہ رہنے دیا۔ فاطمین کی انتقام جوئی کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ وہ ذرائع آبپاشی کو نابود کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ خلافت عباسیہ کے ابتدائی دور میں تاخست و تاراج کا جو بازار گرم رہا، اسکی زون نظام آبپاشی کے ذرائع پر بھی پڑی تھی۔ خلافت کے ارباب حل و عقد نے اس نظام کی درستی و بہتری پر کمر بستہ باندھی اور چند ہی سالوں میں حیران کن نتائج حاصل کئے۔ پیداوار کے اضافہ سے خراج کی آمدنی بھی بڑھی، یہ آمدنی حاصل کرنے میں عمال حکومت جو تغافل و تساہل برتتے تھے، خلافت عباسیہ کے زمانے میں اسے دور کرنے کے خاص انتظامات کئے گئے اور اس کا نتیجہ حوصلہ افزا رہا۔ دستی رہٹ بھی بنائے گئے اور نرم و حاصل خیز زمین میں ان کے ذریعے آبپاشی کی جانے لگی۔ ایک نمایاں اصلاح، آلات زراعت کے بارے میں تھی۔ اس سے قبل ہل، کدال، بیلچے اور درانتی وغیرہ ساخت کے اعتبار سے وہی تھے جو سومریوں اور قدیم مصریوں نے استعمال کئے ہیں۔ خلافت عباسیہ کے دور میں یہ اوزار بہتر انداز میں بنائے جانے لگے۔ اس ضمن میں زمینوں پر تجربات کرتے اور دونوں قسم کے آلات کی افادیت کو پرکھتے تھے۔ مزید اصلاح یہ کہ کئی کہ ملکوں کی بجائے مالکوں کو زراعت کے کاموں میں لگایا گیا۔ بنو امیہ کے زمانے میں بنجر زمینوں کو کاشت کرنے، دلدلی علاقوں کو خشک کرنے، نمک زار زمین کو صاف کرنے اور نمک یا دوسری معدنیات نکالنے پر زر خرید غلام مامور تھے۔ آبپاشی کے نظام اور کاشتکاری کے جملہ امور کو غلاموں کے ہاتھ دے دیا گیا تھا۔ یہ لوگ بے گار کے طور پر کام کرتے تھے مگر ظاہر کہ خوب سے خوب تر صورت تلاش کرنے کی انہیں کیا دوسری ہوسکتی تھی؟ خلافت عباسیہ کے عہد میں غلاموں کو ایسے کام سپرد کر دینے سے ایک ہم گیر پیداوار اب غلاموں کو مدد کی خاطر ساتھ رکھا جاتا مگر زمین کے مالک سارا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھنے لگے تھے۔ زمینوں کے مالک دل لگا کر کام کرتے اور اس طرح ان کی پیداوار اور حکومت کے خراج میں اضافہ ہونے لگا۔

دوبار خلافت میں شکایت وصول ہوتی تھیں کہ سرکاری مالیہ و خراج وصول کرنے والے عاملین بعض زیادتیوں کرتے ہیں۔ سال نو قمری مہینوں کے ساتھ مانا جاتا تھا مگر خراج وصول کرنے میں شمسی اور کبھی نجومی سال کا نام لے کر لوگوں کو پریشان کرتے تھے خلیفہ المنصور نے ان شکایات کے ازالے کی خاطر سنت احکام ہماری کئے تھے اس کے بعد جنسی یا ناقبی مالیہ اور بعض عشر عام طور پر صحیح بیج پر لیا جانے لگا تھا۔ خلیفہ المنصور عباسی نے خاندان خلیفہ کے افراد اور بعض عالی مرتبہ افراد اور مذہبی شخصیتوں کو خراج کے معاملہ میں خصوصی مراعات دے رکھی تھیں۔ بعد

کے خلفاء نے ان مراعات کو منسوخ قرار دے دیا، اور خراج کو علی السدادی نافذ کر دیا۔ خلیفہ ہارون الرشید نے زراعت کی ترقی کی خاطر بڑی مساعی کی۔ اس نے جنسی کی بجائے نقدی صورت میں مالیہ وصول کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح ”مقررہ لگان“ کی رسم پر گئی۔ خواہ کسی سال پیداوار کم ہو جائے، یا ٹنڈی دل اور دوسرے حوادث سے کاشتکار تباہ حال ہو جائیں، مگر ایسی صورت میں عام طور پر خراج میں چھوٹ یا رعایت دے دی جاتی تھی۔ نقدی خراج وصول ہونے سے بیت المال طلا و نقرہ سے بھر گیا، اور یہ دولت تجارت کی خاطر استعمال ہوتی اور ضرورت کی اشیاء دوسرے ممالک سے منگوائی جاتیں۔ اسی زمانے میں کاشتکاروں سے آبیانہ بھی لیا جانے لگا تھا۔ ہارون الرشید نے آبیانی کی خاطر سرکاری طور پر سہولتیں فراہم کرنے کا اہتمام کیا تھا۔ اور اس خاطر آبیانہ لیتے تھے، جو کاشتکار سرکاری نہر سے پانی اپنے کھیت تک پہنچانے کا خود انتظام کرتے، وہ آبیانہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دئے جاتے تھے۔

خلافت عباسیہ کا دور فقہ اسلامی کا زریں دور ہے۔ ائمہ اربعہ، امام اکابر رفقاء و تلامذہ نے اس دور میں شائع کی اور امام احمد حنبلؒ کے علاوہ ان کے سلسلے میں امام ابو محمد اور امام ابو یوسف کی خدمت خاص طور پر قابل ذکر ہیں، جو مالی امور میں خلفائے عباسی کو بڑے صائب مشورے دیتے رہے۔ امام ابو یوسف نے ایک طرف خراج اور جزیہ کو وصول کرنے کے دقیق طریقے بتائے، دوسری طرف مغلوک الحال مسلمانوں اور ذمیوں کے ساتھ انسانی ہمدردی کرنے کے اصولوں پر زور دیا۔ آپ کئی خلفاء کے مشیر اور ان کے دور میں قاضی القضاۃ رہے۔ اس دوران میں آپ نے بیت المال کا خیال رکھا اور ساتھ ساتھ عوام کا باج و خراج عشر اور جزیہ کے بارے میں آپ بڑی دقت سے مشورے دیتے رہے ہیں۔

صنعت اس زمانے میں ابتدائی مراحل طے کر رہی تھی اس کے باوجود خلافت عباسیہ کی ظہور کے دوگ، دوسروں سے پیچھے نہ تھے بلکہ بعض صنائع میں کسی قدر آگے ہی تھے۔ پارچہ بافی اور چرم سازی کے کام شہروں کے علاوہ دیہاتوں میں بھی ہوتے تھے۔ کپڑے، اوزار و اقسام کے بنتے۔ شام اور مصر کے کئی علاقوں میں سرقی اور ریشمی کپڑے اس نفاست سے بنتے کہ دوسرے ملکوں میں ان کی مانگ بڑھ رہی تھی۔ چرم سازی میں کی صنعت مالکشاہ میں قدیم ادوار سے رہی ہے۔ خلافت عباسیہ کے زمانے میں اسے ترقی ملی۔ اسلحہ میں تلوار، نیزے، ڈھالیں، برچھیاں، زرہ بکتر نیز لوازم سواری مثلاً زین اور گام وغیرہ عمدہ اور بڑے پیمانے پر بنائے جاتے تھے۔

خلفائے عباسی نے تعمیر کی طرف خاص توجہ رکھی۔ اس دور میں خاصی عمارات تعمیر ہوئی ہیں۔ مسلمان معماروں کی خاطر بعض ہمسایہ دوست ممالک کا تقاضا تھا کہ انہیں ان کے ہاں بھیجا جائے۔ خلافت عباسیہ کے زمانے میں اگرچہ مسلمانوں کی ہمسایوں کے ساتھ کئی جنگیں بھی ہوئیں۔ وسطی دور تو صلیبی جنگوں میں گذرا، اس کے باوجود دوسرے ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات باحسں وجہ قائم تھے۔ متعدد چیزیں ایسی تھیں جنہیں دوسرے ممالک کو بھیجا جاتا تھا۔ مثلاً خام مال، کھالیں، روٹی، پارچہ جات، جلی شیشے، مصر اور شام کا ریشم، ایران کی نیشکر اور قالین، وسطی ایشیا کا تانبا، ایران اور چین النہرین (عراق) کا مٹی کا تیل۔ ان کے مبادعے کے طور پر سونا چاندی، ہاتھی دانت، چینی کے برتن اور غلام کنیزیں منگواتے تھے۔ روم مشرقی، چین، بزمغیر ہند اور بعض یورپی ممالک کے ساتھ خلفائے عباسی نے مستقل تجارتی روابط قائم رکھتے تھے۔ بصرہ، عمان، حصار (موجودہ مسقط کے مقام پر)، عباس اور شیلاب (بلج فارس) بندرگاہیں اور تجارتی مرکز تھے۔ سمرقند، بخارا، ہمدان، الی بغداد سے چینی سامان آنے کا راستہ تھا۔ روم مشرقی اور ہند کے ساتھ دریائی تجارت بھی۔ مغرب میں فرانس اور روس کے امرا اور شاہی خاندان کے لوگ عود کی لکڑی، کانور، موم اور شمع وغیرہ کے مستقل خریداروں میں شامل تھے، وہاں سے مسلمان تاجر قاسم، سنجاب اور شیر وغیرہ کی کھالیں خرید لائے، اور ان سے پوستیں بناتے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ خلافت عباسیہ کے زمانے میں علم و ادب کی بڑی ترقی ہوئی۔ نئے مکاتب فکر وجود میں آئے مگر وہ لوگ معاشی معاملات سے بے نیاز نہ تھے۔ معاشی استحکام نے ہی انہیں علمی و فکری ترقی کرنے کا موقع فراہم کیا تھا۔ اس معاملے میں تفصیل کے جو یا مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں :

۱۔ کتاب الخراج مؤلفہ ابوالیوسف یعقوب الانصاری (۷۴۱ - ۷۹۸ء)

۲۔ کتاب الخراج از یحییٰ بن آدم مطبوعہ دارالکتاب ۱۸۹۴ء

۳۔ ضعی الاسلام از شیخ احمد امین مرحوم

۴۔ تاریخ الاسلام العالم از علی ابراہیم حسن

۵۔ احمد فید الرغای عصر المأمون (۳ جلد) قاہرہ ۱۹۲۸ء

■ ■

صدر نو شہرہ
دہلی روڈ لاہور کینٹ

جمال شفاء خانہ حریٹرڈ

دیرینہ پیچیدہ جسمانی، روحانی
امراض کے خاص معالج